قنفذ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ قنفذ احناف کے ہاں حلال ہے یا حرام؟ اور کس کتاب میں یہ مسئلہ مذکور ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: نظر محمد لاہور صوابی.....۶/مارچ ۱۹۸۶ء

الجواب: واضح رہے کہ قنفذ احناف کے نزدیک مکروہ ہے، کما فی الهندية ۵: ۳۲۱ ﴿۱﴾ والفقه على المذاهب الأربعة ﴿۲﴾ وغیرہ ﴿۳﴾ لیکن مشکل یہ ہے کہ قنفذ "ہیڈگی" کو کہا جاتا ہے یا "شکوٹر" کو، عجائب المخلوقات ﴿۴﴾ اور حیات الحیوان کو مراجعت کرنے

(بقیہ حاشیہ) والشافعي والثوري وأحمد ــــ وقال ابن بطال وذهب الأوزاعي ومكحول وفقهاء الشام إلى جواز أكل ما قتل بالمعراض خزقه أو لم يخزق وكان أبو الدرداء وفضالة بن عبيد لا يريان به بأسا.

(عمدة القاري ۲۱: ۹۳،۹۲ باب صيد المعراض، كتاب الذبائح والصيد)

﴿۱﴾ في الهندية: وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفأر والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا في الضب.

(فتاوى هندية ۵: ۲۸۹ كتاب الذبائح: الباب الثاني في بيان ما يؤكل من الحيوان)

﴿۲﴾ قال العلامة عبد الرحمن الجزيري رحمه الله تعالى: الحنفية والحنابلة قالوا يحرم أكل القنفذ صغيره وكبيره.

(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۲: ۸ كتاب الحظر والاباحة، مبحث ما يمنع أكله وما يباح)

﴿۳﴾ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: ولا يحل ذو ناب ــــ ولا الحشرات واحدها حشرة بالتحريك فيهما: كالفارة ــــ والقنفذ. (رد المحتار ۵: ۲۱۳ كتاب الذبائح)

﴿۴﴾ في عجائب المخلوقات: (القنفذ) الحيوان الذي ــــ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سے مظنون اول الذکر ہے ﴿۱﴾، واللہ الموفق

قنفذ کا مصداق جنگلی چوہا ہے یا سیہ (شکونڑ)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ قنفذ کے بارے میں ہمارے ہاں اختلاف ہے، اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور قنفذ میں یہاں دو قسم ہیں، ایک کو ہم "سیہ" کہتے ہیں، دوسرے کو، جو ذرا بڑا ہوتا ہے، اس کو "شکونڑ" کہتے ہیں؟ واضح فرمائیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد دین عزنی خیل لکی مروت ۱۹/محرم ۱۴۰۳ھ

الجواب: کتب فقہ (بدائع ﴿۲﴾، الفقه على المذاهب

(بقیہ حاشیہ) يقال له بالفارسية خارپشت سلاحه على ظهره وهو الشوك الذي عليه ويطيع بحيث لا يبين من أطرافه شيء ...... قالوا أي موضع أراد أن يرمي إليه الشوكة من شوكه يرميه كرمي النشاب ولا يخطئ شيئاً فعمز الشوكة كمز السهم المسدد وتثبت فيه.
(عجائب المخلوقات على هامش حيوة الحيوان ۲: ۳۵۷-۳۵۹ ناشر عبد المجيد أحمد حنفي بشارع الحسيني رقم ۱۸)

﴿۱﴾ قال العلامة الدميري رحمه الله تعالى: القنفذ (یعنی خارپشت) یہ ایک خشکی کا جانور ہے، یہ سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اگر سانپ کبھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ صعتر برگ (پودینہ) کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے، قنفذ کی دو اقسام ہیں، ایک تو وہ ہے جس کو "قنفذ" کہتے ہیں، یہ مصر میں پائی جاتی ہے اور چوہے کے برابر ہوتی ہے، اس کی دوسری قسم "دلدل" کہلاتی ہے اور یہ شام و عراق میں پائی جاتی ہے اور یہ کلب سلوقی کے برابر ہوتی ہے، ان دونوں میں وہی نسبت ہے جو جرذ ہے اور گونس میں (بڑا چوہا) ہوتی ہے، اس کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔ (حيوة الحيوان ۲: ۵۷۶، القنفذ)

﴿۲﴾ وفي البدائع: وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفار والقراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا في الضب.
(بدائع الصنائع ۴: ۱۳۶، كتاب الذبائح والصيود)

الاربعة﴿۱﴾ وغیرھما) ﴿۲﴾ میں قنافذ کی حرمت صریح ہے،البتہ یہ مسئلہ زیرِ غور ہے کہ یہ جانور جس کو افغانی"شکونڑ" کہتے ہیں یہ قنفذ ہے یا نہیں تو حیاۃ الحیوان کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ قنفذ "ھیلکی" کو کہا جاتا ہے نہ کہ "شکونڑ" کو﴿۳﴾۔وھو الموفق

قنفذ(ھیلکی)حرام اور شکونڑ حلال ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک جانور جس کا نام "سیہ" ہے اور پشتو نام "شکونڑ" ہے لوگ اس کو کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شکونڑ کا گوشت حلال ہے اور ہم کہتے ہیں کہ مردار ہے،ساتھ ساتھ پشتو کا مثل بھی مشہور ہے کہ(شکونڑ حلال دے خورنگ ئے مردار دے) براہ کرم اس کی وضاحت فرمائیں؟ بینوا توجروا

المستفتی:سید عمر خان اے ایس سی سنٹر نوشہرہ......۱۹۸۵ء/۷/۹

﴿۱﴾قال العلامة عبد الرحمٰن الجزیری رحمه الله تعالیٰ: الحنفیة والحنابلة قالوا بحرم اکل القنفذ صغیره وکبیره.

(کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة ۲:۸ کتاب الحظر والإباحة ، مبحث ما یمتنع أکله وما یباح)

﴿۲﴾قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: ولا یحل ذوناب......ولا الحشرات واحدها حشرة بالتحریک فیهما: کالفارة......والقنفذ.(رد المحتار ۵:۲۱۳، کتاب الذبائح)

﴿۳﴾قال العلامة کمال الدین الدمیری رحمه الله تعالیٰ: یعنی خار پشت قنفذ قاف پر ضمہ اور فتحہ دونوں مستعمل ہیں،یہ ایک خشکی کا جانور ہے......یعنی سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا،اگر سانپ کبھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ صعتر برگ (پودینہ) کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے،قنفذ کی دو قسمیں ہیں،ایک تو وہ ہے جس کو "قنفذ" کہتے ہیں یہ مصر میں پائی جاتی ہے اور چوہے کے برابر ہوتی ہے،اس کی دوسری قسم "دلدل" کہلاتی ہے اور یہ شام اور عراق میں پائی جاتی ہے اور یہ کلب قلطی کے برابر ہوتی ہے ان دونوں قسموں میں وہی نسبت ہے جو چوہے اور گھونس میں ہوتی ہے یعنی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔

(حیوٰۃ الحیوان اُردو ۲:۶۷ ۵ بحث القنفذ)

الجواب: احناف کے نزدیک قنفذ مکروہ ہے ﴿۱﴾ البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ یہ جانور جس کو پشتو میں "شکونڑ" کہا جاتا ہے یہ قنفذ ہے یا نہیں، پس جن علماء نے اس کو قنفذ قرار دیا ہے ان کے نزدیک "شکونڑ" حرام ہے ﴿۲﴾ اور جن علماء نے "جیشکی" کو قنفذ کہا ہے تو ان کے نزدیک "جیشکی" حرام اور "شکونڑ" حلال ہے ہو الظاهر من عبارة حيوة الحيوان الثاني دون الأول فليراجع ﴿۳﴾۔ واللہ اعلم

شکونڑ میں جانور کی حرمت کے اسباب موجود نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک حیوان جس کو "شکونڑ" کہتے ہیں، حلال ہے یا حرام؟ بعض لوگ فرق کرتے ہیں کہ جس میں اوجھڑی ہو، اس کا حکم الگ ہے اور جس میں اوجھڑی نہ

﴿۱﴾ في الاختيار: وهي الحشرات كالفارة والوزغة واليربوع والقنفذ والحية ونحوها لان جميع ذلك من الخبائث فيحرم لقوله تعالى: ويحرم عليهم الخبائث.
(الاختيار لتعليل المختار ۵:۱۷، كتاب الذبائح)

﴿۲﴾ قال العلامة رشيد أحمد: سوال: قنفذ یعنی سیہ، جس کے جسم پر لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں، حلال ہے یا حرام؟ درحقیقت اس میں حرام ہونے کی وہ شرائط نہیں پائی جاتیں جو کتب فقہ میں مذکور ہیں۔ بینوا توجروا
الجواب باسم ملهم الصواب: یہ خبائث میں سے ہونے کی وجہ سے حرام ہے، آپ کی نظر میں حرمت کی وہ کونسی علامت ہے جو غلہ وغیرہ میں پائی جاتی ہے مگر سیہ میں نہیں؟ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔
(احسن الفتاوی ۷:۴۰۵ كتاب الصيد والذبائح)

﴿۳﴾ قال العلامة كمال الدين الدميري رحمه الله تعالى: یعنی خار پشت قنفذ قاف پر ضمہ اور فتحہ دونوں مستعمل ہیں، یہ ایک خشکی کا جانور ہے، یعنی سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا، اگر سانپ کبھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ صعتر برگ (پودینہ) کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے، قنفذ کی دو قسمیں ہیں، ایک تو وہ ہے جس کو "قنفذ" کہتے ہیں یہ مصر میں پائی جاتی ہے...... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہمارا اس کا حکم الگ ہے، جواب تفصیل سے ارشاد فرمائیں تاکہ ہمارا نزاع ختم ہو جائے؟ بینوا توجروا
المستفتی: شفیق الرحمن متعلم حقانیہ مقام لاہور

الجواب: قنفذ (ہیشکی) حرام ہے کیونکہ حیوان مردار خور ہے، نیز حشرات الارض اور ہوام الارض میں سے ہے، کما فی الهندیة ۵: ۳۲۱، وجمیع الحشرات وهوام الارض من الفار والجراد والقنافذ والضب والیربوع وابن عرس ونحوها ﴿۱﴾ اور (شکونڑ) حلال ہے، اس لئے کہ یہ گھاس وغیرہ کھاتا ہے، نہ مردار خور ہے اور نہ حشرات الارض میں سے ہے، حدیث اور فقہ میں اس کے متعلق کوئی تصریح نہیں، پس یہ حلال ہے، والأصل فی الأشیاء الإباحة ﴿۲﴾ وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ما أحل فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سکت عنه فهو عفو (أبوداؤد) ﴿۳﴾. وهو الموفق

شکونڑ کو قنفذ کبیر اور ہیشکی کو قنفذ صغیر کہنا غلط ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ سیہی کا گوشت جس کو عربی میں قنفذ کہا

(بقیہ حاشیہ) اور چوہے کے برابر ہوتی ہے، اس کی دوسری قسم "دلدل" کہلاتی ہے اور یہ شام اور عراق میں پائی جاتی ہے، اور یہ کلب قلطی کے برابر ہوتی ہے، ان دونوں میں وہی نسبت ہے جو چوہے اور گھونس میں ہوتی ہے، سیہی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔ (حیوۃ الحیوان اُردو ۲: ۵۶۷ بحث القنفذ)

﴿۱﴾ (فتاوی هندیة ۲: ۲۸۹، کتاب الذبائح، الباب الثانی فی بیان ما یؤکل من الحیوان الخ)

﴿۲﴾ قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالى: أقول وصرّح فی التحریر بأن المختار أن الأصل الإباحة عند الجمهور من الحنفیة والشافعیة وتبعه تلمیذه العلامة قاسم وجری علیه فی الهدایة من فصل الحداد، وفی الخانیة من أوائل الحظر والإباحة.
(رد المحتار ۱: ۷۷، أرکان الوضوء اربعة: مطلب المختار أن الأصل فی الأشیاء الإباحة)

﴿۳﴾ (سنن أبی داؤد ۲: ۵۳۹ کتاب الأطعمة: باب مالم یذکر تحریمه)

جاتا ہے، فارسی میں اسے "خار پشت" اور پشتو میں عام طور پر "شکونڑ" کہا جاتا ہے، حلال ہے یا حرام؟ بینوا توجروا

المستفتی: شفیع الرحمٰن جدون صوابی.......۱۹۸۷ء/۹/۲۸

الجواب قنفذ خواہ چھوٹے ہوں یا موٹے، فقہاء احناف کے نزدیک مکروہ ہیں، کما فی الهندية ﴿۱﴾ و الفقه على المذاهب الأربعة ﴿۲﴾ و غيرهما ﴿۳﴾ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اختلاف اس کے مصداق کے متعلق ہے کہ قنفذ شکونڑ کو کہا جاتا ہے یا شیشکی کو، اور یہ دونوں جدا جدا انواع ہیں، ان میں شکونڑ کو قنفذ کبیر کہنا اور شیشکی کو قنفذ صغیر کہنا غلطی ہے، البتہ عجائب المخلوقات ﴿۴﴾ وغیرہ

﴿۱﴾ على الهندية: وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفارة والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا الضب.

(فتاوى هندية ۵: ۲۸۹ كتاب الذبائح : الباب الثاني في بيان ما يؤكل من الحيوان)

﴿۲﴾ قال العلامة عبد الرحمن الجزيري رحمه الله تعالى : الحنفية والحنابلة قالوا يحرم أكل القنفذ صغيرة و كبيره.

(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۲: ۸ كتاب الحظر والإباحة مبحث ما يمنع أكله وما يباح)

﴿۳﴾ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : ولا يحل ذو ناب ...... ولا الحشرات واحدها حشرة بالتحريك فيهما : كالفارة ... والقنفذ. (رد المحتار ۶: ۳۰۴ كتاب الذبائح)

﴿۴﴾ على عجائب المخلوقات : (قنفذ) الحيوان الذي يقال له بالفارسية خارپشت سلاحه على ظهره وهو الشوك الذي عليه ويقتنع بحيث لا يبين من أطرافه شيء ...... قالوا أي موضع أراد أن يرمي اليه الشوكا من شوكه يرميه كرمي النشاب ولا يخطى شيئا فصار الشوكة كمز السهم المسدد الثابت فيه.

(عجائب المخلوقات على هامش حيوة الحيوان ۲: ۳۵۷، ۳۵۹، ناشر، عبد الحميد احمد حنفي بشارع المشهد الحسيني رقم ۱۸)

کو مراجعت کرنے سے، نیز منجد ﴿۱﴾ کی تصاویر کو مراجعت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قنفذ ہیجگی کو کہا جاتا ہے، اور ہیجگی کی تمام اصناف مکروہ ہیں، ولذا الأول فحلال ﴿۲﴾ لحدیث ابی داؤد وما سکت عنه فهو عفو ﴿۳﴾ هذا ما عندی ولعل عند غیری أحسن منه . وهو الموفق

سیہ (شکوٹنر) کی حلت پر دوبارہ استفسار

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ قنفذ کے متعلق آپ سے استفتاء کیا تھا، آپ نے قنفذ کبیر کے متعلق حلال ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا تھا، ہمارے علاقے کے علماء نے اس کی مخالفت کی ہے، میں نے تحقیق شروع کردی حیات الحیوان میں لکھا ہے: القنفذ صنفان کبیر و صغیر. پھر دونوں کی تعریف کے بعد لکھا ہے: واما الحکم فحلال عند الشوافع وحرام عند ابی حنیفة اور الفقه علی المذاهب الأربعة میں لکھا ہے: القنفذ حلال صغیر و کبیر . پھر آگے لکھا ہے: القنفذ حرام صغیر و کبیر عند ابی حنیفة واحمد رحمهما الله تعالى. بینوا توجروا

المستفتی: حبیب الحسین بنوی سابق معلم خانیہ......۲۸/۹/۱۹۸۷ء

﴿۱﴾ قنفذ کی تصویر منجد میں ص ۶۶۱ پر ہے، اور تعریف یوں کی ہے: القنفذ ، ج قنافذ . دویبة من فصیلة القنفذیات اعلاها مغطی بریش حادٍ تقی به نفسها إذ تجمع مستدیرة تحته وتستند عند ما تکون مهددة تختبئ فی النهار وتکثر الذهاب والإیاب فی اللیل ، توجد منها انواع عدیدة .
(المنجد ص ۶۵۸ طبع العشارات بلاغت دار العلم)

﴿۲﴾ قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالى: أقول وصرح فی التحریر بان المختار ان الأصل الإباحة عند الجمهور من الحنفية والشافعية وتبعه تلمیذه العلامة قاسم، وجری علیه فی الهدایة من فصل الحداد وفی الخانیة من أوائل الحظر والاباحة .
(رد المحتار ۱: ۷۷، أركان الوضوء أربعة مطلب المختار ان الأصل فی الاشیاء الإباحة)

﴿۳﴾ (سنن ابی داؤد ۲: ۵۳۹، كتاب الأطعمة . باب ما لم یذکر تحریمه)

الجواب: راجح یہ ہے کہ قنافذ تمام کے تمام حرام ہیں، فتاویٰ عالمگیری ۵: ۲۲۱ ﴿۱﴾ وغیرہ ﴿۲﴾ میں حرمت پر تصریح کی گئی ہے، علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ یہ مخصوص حیوان جس کو سلیمانی لوگ "شوتر" کہتے ہیں، یہ قنفذ ہے یا نہیں تو جو حضرات اس کو قنفذ کبیر کہتے ہیں وہ حرمت کے قائل ہیں اور جو اس کو قنفذ قرار نہیں دیتے صرف اس وجہ سے کہ اس کا عربی نام نامعلوم ہے، مسامحۃً قنفذ سے تعبیر کرتے ہیں تو وہ حل کے قائل ہیں اور مجھے قول ثانی راجح معلوم ہوتا ہے ﴿۳﴾، کیونکہ قنفذ کے متعلق منجد میں مسطور ہے: دویبة

﴿۱﴾ فی الهندية: وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفار والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا الضب.

(فتاوى هندية ۵: ۲۸۹ كتاب الذبائح، الباب الثاني في بيان ما يؤكل من الحيوان)

﴿۲﴾ قال العلامة عبد الرحمن الجزيري رحمه الله تعالى: الحنفية والحنابلة قالوا بحرم أكل القنفذ صغيره وكبيره.

(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۲: ۸ كتاب الحظر والإباحة، مبحث ما يمتنع أكله وما يباح)

﴿۳﴾ وفي حاشية السراجية: ورد النهي عن أكل القنفذ في متن أبي داود (۲: ۱۷۶، باب في أكل الحشرات) من حديث أبي هريرة رضي الله تعالى عنه ولا شك أنه حرام فإنه ذو ناب من هوام الأرض على قدر الفارة ويقتل الحمامة ويشرب دمه فظهر بهذا أن فيه صفات السباع. وهناك حيوان آخر يقال له الدلدل لم يتعرض لذكره فقهائنا وفي كتب اللغة والمعاجم جعلوه من أقسام القنافذ، فقال في الصحاح ۴: ۱۶۹۹، والدلدل عظيم القنافذ، لكن قال بعض علماء باكستان وافغانستان: الدلدل حيوان آخر وليس من أقسام القنافذ ولا بأس بأكله، ثم ذكروا بينه وبين القنفذ عدة فروق بينه وبعضها كما يلي: (۱) القنفذ يأكل الأقذار والحشرات والدلدل الكلأ والعشب. (۲) القنفذ ذو ناب قاتل الهوام يشرب دم الطيور الصغيرة ولا يوجد في الدلدل شئ منها— (بقيه حاشيه اگلے صفحه پر)

أعلاها مغطى بريش حاد...... تلقي به نفسها إذ تجمع مستديرًا تحته وتوجد منها أنواع عديدة ص ٢٩٩ ﴿١﴾ وفي حياة الحيوان ٢: ٢٦٥، هو مولع بأكل الأفاعي ﴿٢﴾ اور آپ نے جو عبارت لکھی ہے وہ حیات الحیوان میں نہیں ہے، اس کتاب میں عبارت یہ ہے: وهو صنفان قنفذ يكون بأرض مصر قدر الفار ودلدل يكون بأرض الشام والعراق بقدر الكلب القلطي والفرق بينهما بين الجرذ والفار ﴿٣﴾ اور عجائب المخلوقات میں مسطور ہے (القنفد) الحيوان الذي يقال له بالفارسية خارپشت سلاحه على ظهره وهو الشوك الذي عليه ويطلع بحيث لا يبين من أطرافه شيء (إلى أن قال) قالوا...... أي موضع أراد أن يرمي إليه شوكة من شوكه يرميه كرمي النشاب ولا يخطي شيئًا فمرّ الشوكة كمرّ السهم

(بقيه حاشيه) (٣) القنفذ من حشرات الأرض ولا كذلك الدلدل. (٣) وزن القنفذ لا يزيد على كيلو غرام واحد، والدلدل قد يكون إلى ٢٢ كيلو غرام و كونه بين العشرة إلى خمسة عشر كيلو. (٥) القنفذ ذو ناب وله خمسة أنياب و الدلدل ليس ذو ناب وله أربع أسنان. (٦) القنفذ يشرب الماء مثل الكلب والدلدل مثل الشاة. فقد تبين من هذه الفروق أن صفات القنفذ مما يذكره الفقهاء في حد ما لا يحل أكله و صفات الدلدل فيما يحل أكله فهو أشبه بما يحل أكله فلا نقول بحرمته لما مرّ، كيف وليس هو من حشرات الأرض ولا من الهوام ولا ذي ناب. و لعلّ الدلدل على قسمين: قسم يطلق على عظيم القنفذ و قسم غيره يوجد فيه العلامات الماضية من كونه آكل العشب و غيرها فمن قال بحله أراد القسم الثاني. (هامش فتاوى سراجية ٢٧٥، ٢٧٦ كتاب الصيد والذبائح باب ما يحل أكله و ما لا يحل)

﴿١﴾ (المنجد ص ٦٥٨ ناشر العشارات بلاغت، دار العلم)

﴿٣،٢﴾ (حيوة الحيوان (عربي) ص ٢: ٢٦٥ ناشر عبد الحميد أحمد حنفي بشارع الحسيني رقم ١٨)

المسدد وتحت فیه. هامش حیوٰۃ الحیوان ۲: ۳۵۷ ﴿۱﴾. وهو الموفق

سیہ ذبح اختیاری یا اضطراری کے بعد جائز ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک جانور جسے ہم اپنی زبان میں "سیہہ" کہتے ہیں، جس کی پیٹھ پر کانٹے ہوتے ہیں یعنی خارپشت، عربی قنفذ، وہ زمین میں کھود جاتی ہے زمانہ ماضی میں نہ کسی عالم نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور نہ کسی نے کھایا ہے، حال ہی میں اس کا سہارا لے کر کہ بیماری اور علاج کی صورت میں اس کا کھانا جائز ہے، چند آدمیوں نے مار کر یا ذبح بانٹ کر کھا لیا علماء کرام کے فتویٰ میں ذبح کے متعلق اختلاف ہے، بلا ذبح حرام قرار دیتے ہیں، شرعی حکم اس بارے میں کیا ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: حاجی محمد اصغر، چہ بازار مظفر آباد کشمیر.....۱۲/اپریل ۱۹۸۲ء

الجواب: قنفذ احناف کے نزدیک مکروہ ہے ﴿۲﴾ البتہ قنفذ ہیکلی کو کہا جاتا ہے نہ "شکیہ" کو، پس بظاہر یہ جائز ہے، ذبح اضطراری یا ذبح اختیاری کے بعد ﴿۳﴾۔ واللہ اعلم بالصواب

﴿۱﴾ (عجائب المخلوقات علی هامش حیوٰۃ الحیوان ۲: ۳۵۷، ۳۵۹، ناشر عبد الحمید الخ)

﴿۲﴾ قال العلامة عبد الرحمٰن الجزیری رحمه الله تعالیٰ: الحنفیة والحنابلة قالوا یحرم أکل القنفذ صغیره وکبیره.

(الفقه علی المذاهب الأربعة ۲: ۸، کتاب الحظر والإباحة، مبحث ما یمنع أکله وما یباح)

﴿۳﴾ وفی الاختیار: والذکاة اختیاریة؛ وهی الذبح فی الحلق واللبة واضطراریة وهی الجرح فی أی موضع اتفق. (الاختیار لتعلیل المختار ۵: ۱۰، کتاب الذبائح)